REGD NO L 5254
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ کوثر ... عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۰ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کمر اور ٹانگوں میں درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محترم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت بدستور ہے۔ البتہ دو ایک دانتوں میں درد پیدا ہو جانے کی وجہ سے بے چینی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ صحت کے لئے بالالتزام دعائیں کریں۔

سلسلے کے مخلص رکن اور جماعت احمدیہ گجرات کے امیر ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم گذشتہ ۸ دن سے سوزش گردہ کے عارضے سے صاحب فراش ہیں۔ اب ہلکا ہلکا ٹمپریچر بھی رہنے لگا ہے۔ کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ احباب ملک صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

مکرم مولوی ابو العطاء صاحب فاضل بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مکرم مولوی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری پروفیسر جامعہ احمدیہ بعارضہ بخار سخت علیل ہیں۔ احباب سے دعائے صحت کے لئے درخواست ہے۔

دی ہیگ ۱۰ مئی۔ ہالینڈ کی حکومت کے ایک ترجمان نے کہا۔ یہ غلط ہے۔ کہ بٹاویہ میں ڈچ ہائی کمشنر ڈاکٹر بیل اور ڈچ افواج کے سپہ سالار اور میجر جنرل سپور نے استعفے داخل کر دیئے ہیں۔ (بی۔ بی۔ سی)

مغربی پنجاب کے آئندہ انتخابات میں ہر بالغ کو ووٹ دینے کا حق دیا جائیگا

انتخابی انکوائری کمیٹی کے صدر شیخ فیض محمد کا بیان

لاہور ۱۰ مئی۔ مغربی پنجاب کی الیکٹورل انکوائری کمیٹی کے صدر اور مغربی پنجاب کی مجلس قانون ساز کے صدر شیخ فیض محمد نے آج ایک اخباری بیان میں اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ کمیٹی نے اپنی سفارشات میں مغربی پنجاب کے آئندہ انتخابات میں حق رائے دہندگی کے لئے ہر بالغ مرد اور عورت کو یکساں حق ملنے کی سفارش کی ہے۔

آپ نے کہا۔ کمیٹی کے نزدیک اس سے بہتر حل کوئی اور نہ تھا۔ جتنے موضوع بھی اس سلسلے میں برائے بحث پیش ہوئے۔ ان سب میں مہاجرین کے حقوق کی حق تلفی ہوتی تھی آپ نے کہا۔ ہمارے سامنے ایک تجویز یہ بھی پیش کی گئی تھی کہ اگلے انتخابات کے لئے پہلی ہی رائے شماری کی فہرستوں کو مدنظر رکھا جائے۔ اس میں مناسب اضافہ اور ترمیم کر لی جائے۔ اور جو نشستیں ہندوؤں اور سکھوں کے پاکستان سے چلے جانے سے خالی ہوئی ہیں۔ ان کو مہاجرین سے پورا کر لیا جائے۔ لیکن فہرستوں کی ترمیم و ترتیب اتنی ٹیڑھی کھیر تھی۔ کہ صرف اسی کیلئے ایک عرصہ دراز درکار ہوتا۔ اور پھر خدا جانے مجلس دستور ساز اسمبلی اس کی تصدیق کرتی یا نہ کرتی۔

آپ نے فرمایا۔ اگر جائیداد یا ٹیکس کی بنا پر حق رائے دہی دیا جاتا۔ تو مہاجرین کا ملا اپنے حقوق حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے۔ سب سے آخر میں آپ نے فرمایا۔ ہمارے بس میں صرف سفارشات کرنا تھا۔ ہماری تجویز کو تصدیق یا منظور کرنا صرف مرکزی مجلس قانون ساز ہی کے اختیار میں ہے۔ اور اسکی تصدیق کے بعد ہی ہماری سفارشات کوئی قانونی شکل اختیار کر سکیں گی۔

آخر میں آپ نے پھر فرمایا۔ ووٹ دینے کے سلسلے میں مرد اور عورت میں کوئی امتیاز نہ ہوگا۔ بلکہ ہر بالغ مرد کی طرح ہر بالغ عورت کو بھی ووٹ دینے کا حق ہوگا۔ آپ نے کہا۔ آئندہ انتخابات میں اگر ہر بالغ کو رائے دہی کا حق دے دیا جائے۔ تو یہ انتخاب انتخابی جماعتوں کی امداد سے بالواسطہ کیا جائیگا انتخابی جماعتوں کی وساطت سے یا الیکٹورل کالجوں کے واسطے سے کمیٹی نے رپورٹ کی ہے۔ کہ یہ طریق آجکل مصر۔ ترکی۔ عراق اور شام میں رائج ہے۔ انتخابی حلقوں اور نشستوں کا مسئلہ بھی زیر غور ہے۔

لیاقت علی خاں کی سرگرمیاں

قاہرہ ۱۰ مئی۔ پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خاں کل دو دفعہ مصر کے وزیر اعظم السید عبد الہادی پاشا سے ملے۔ آج بھی اور اس سے پہلی دفعہ بھی جب پچھلے سال آپ مصر تشریف لائے تھے۔ بات چیت صرف اسلامی ممالک کے متعلق بہتری کی سکیمیں سوچنے ہی کے متعلق ہوتی رہی۔ آپ مصر کے سابق وزیر اعظم نقراشی پاشا کے مقبرے پر بھی فاتحہ کے لئے تشریف لے گئے۔ اور قبر عابدین بھی تشریف لے گئے۔ کل ہوائی اڈے پر مفتی اعظم الحاج امین الحسینی۔ عرب لیگ کے ارکان سفیر پاکستان اور مصر کے دوسرے اعلیٰ سول و فوجی حکام نے آپ کو مرحبا کہا۔ آج آپ نے پاکستانی لوگوں کے وفود اور پاکستانی سفیر حاجی عبد الستار سیٹھ سے بھی ملاقات کی۔

آپ کے مصر میں ورود کے متعلق سیاسی حلقوں میں بہت سے قیاس ہو رہے ہیں۔ لیکن ایک ترجمان نے سٹار کے نمائندے کو بتایا۔ کہ وزیر اعظم پاکستان کا مقصد سوائے اسلامی ممالک کی دعوت کو قبول کرنے کے اور کچھ نہیں۔ ترجمان نے یہ بھی بتایا۔ کہ پاکستان اسلامی ممالک کی لیڈرشپ کے لئے کوئی جد و جہد نہیں کر رہا۔ نہ ہی اس وقت بلاک بنانے کا ہے۔ بلکہ باہم مل کر ثقافتی معاشی اور سیاسی تعلقات کو مستحکم کرنا چاہتا ہے۔

اس ترجمان نے یہ بھی کہا۔ کہ مصر سے افغانستان و پاکستان کی سرحد پر کسی تنازعے کے متعلق ثالثی کی خدمات حاصل کرنا نہیں۔ کیونکہ ان دونوں ملکوں میں ایسا کوئی تنازع پیدا نہیں ہوا۔

عبد اللہ حکومت سے بیزاری

راولپنڈی ۱۰ مئی۔ ریاست کشمیر کا جو علاقہ ہندوستان کے قبضے میں ہے۔ اس سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہاں شیخ عبد اللہ کے خلاف سخت منافرت پھیل رہی ہے۔ خوراک کی قلت کی وجہ سے جا بجا مظاہرے ہو رہے ہیں۔ ریشم کے کارخانوں کے ... مزدوروں نے کام چھوڑ دیا ہے۔ ہندو اور سکھ پناہ گزیں کھلم کھلا آوازے کستے پھر رہے ہیں۔ اس علاقے سے نکلنے والے دو روزانہ ہندو اخباروں اور تین ہفتہ واروں نے شیخ عبد اللہ کی حکومت کے خلاف سخت پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ سیاسی آگہی رکھنے والے لوگ کھلم کھلا یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ریاست کو پاکستان میں شامل ہونا چاہیئے۔ اسی طرح جموں کے اخبار رنبیر نے بھی عبد اللہ کی مخالفت اور ریاست کے پاکستان میں شمولیت کے نظریے کی تائید کی ہے۔

تنازعات مرکزی حکومت کے سپرد

نئی دہلی ۱۰ مئی۔ مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم لالہ بھیم سین سچر نے اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ کہ صوبے میں حقوق کے تناسب اور لسانی ثقافتی بنیادوں پر ایک علیحدہ صوبے کی حد بندی کے تنازعات موجود ہیں۔ آپ نے کہا۔ ان تمام تنازعات کو مرکزی حکومت کے پیش کر دیا گیا ہے۔ جس کے فیصلے کا سب کو ہر حال پابند رہنا ہوگا۔ مسٹر سچر نے آج مسٹر پٹیل سے انہی معاملات پر گفتگو کی۔

اسرائیل کو مجلس اقوام کا رکن بنا لیا جائے گا

لیک سیکسس ۱۲ مئی۔ (بی۔ بی۔ سی) مجلس اقوام کی چھوٹی سیاسی کمیٹی نے آج غالب اکثریت سے فیصلہ کیا کہ اسرائیل کو مجلس اقوام کا رکن بنا لیا جائے۔ اور اسکی رکنیت کے سوال کو جنرل اسمبلی کے اگلے اجلاس پر ملتوی نہ کیا جائے۔ ۳۱ ووٹ حق میں اور ۱۱ مخالف تھے۔ تیرہ قومیں غیر جانبدار رہیں۔ پاکستان۔ ہندوستان اور برما کے علاوہ مصر۔ ایران۔ عراق۔ لبنان۔ سعودی عرب۔ شام و یمن اور افغانستان نے قرارداد کے خلاف ووٹ دیئے۔ برطانیہ۔ بلجیم۔ بولیویا۔ برازیل۔ ڈنمارک۔ جش۔ فرانس۔ یونان۔ لکسمبرگ۔ سیام۔ سویڈن۔ ترکی اور جنوبی افریقہ غیر جانبدار رہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔

بابو محمد علی خانصاحب مرحومؓ

(رقمزدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

بابو صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے۔ پہلے راولپنڈی میں محکمہ ڈسٹرکٹ بورڈ میں ملازم تھے اور اس کے بعد وہ یورپ اور امریکہ کے سیاحوں کو ہندوستان میں سیر کرانے کا کام کیا کرتے تھے۔ ایسے لوگوں کو انگریزی میں گائیڈ کہتے ہیں۔ ان کا اصل وطن شاہجہانپور تھا۔ اور سید حافظ مختار احمد صاحب کے عزیز دوستوں میں سے تھے گائیڈ کا کام کرنے کے لئے موسم سرما کے شروع میں بمبئی چلے جاتے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ جن اصحاب کو ہندوستان کے مختلف علاقوں میں سیر کراتے تھے ان کو ساتھ ہی اسلام اور احمدیت کی تبلیغ بھی کرتے رہتے تھے۔ مجھے ان کے ساتھ پہلے غالباً ۱۹۰۳ء میں واقفیت ہوئی۔ جبکہ وہ اپنے ایک لڑکے کو قادیان کے مدرسہ میں داخل کرنے کے واسطے آئے۔ اس وقت میں قادیان کے سکول میں ہیڈ ماسٹر تھا۔ تب سے ہمیشہ ان کے ساتھ سلسلہ خط و کتابت کا رہا۔ اور میرے ایک بیٹے مفتی عبدالسلام کی شادی ان کی ایک صاحبزادی کے ساتھ ہونے سے تعلقات محبت اور بھی بڑھ گئے۔ بابو صاحب زاہد و عابد آدمی تھے۔ آخر دم تک نمازوں کی پابندی اور دعاؤں اور وظیفہ پر قائم رہے۔ ان کی وفات ۲ ماہ مئی کے شروع میں کراچی میں ہوئی۔ کوئی خاص بیماری نہ تھی۔ عام ضعیفی کی کمزوری ہی وفات کا موجب ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں بلند درجات دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل اور نیکیوں کی توفیق حاصل ہو۔ بابو صاحب نے ایک بیٹا پیچھے چھوڑا ہے جس کا نام احمد علی خاں ہے۔ اور تین بیٹیاں ہیں جو سب بیاہی ہوئی ہیں اور کراچی میں مقیم ہیں۔

درخواست دعا

میرے بھائی منشی سردار محمد صاحب کاتب روزنامہ الفضل بخار کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

خاکسار لال الدین وزیر لاہور

"ظفر اللہ خاں عظیم الشان شخصیت ہے"

وزیر خارجہ مصر کا خراج تحسین

(ترجمہ از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مجاہد شام)

مصر کا مشہور ہفتہ وار کثیر الاشاعت رسالہ "مسامرات الجیب" دینی ۲۸ اپریل ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں مندرجہ ذیل مختصر تبصرہ وزیر خارجہ پاکستان کے متعلق کرتا ہے

"خشبہ باشا" وزیر نے کامل عبدالرحیم بک سے گذشتہ پیر کے روز مجلس اقوام متحدہ کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے یوں کہا

"واللہ العظیم عظیم جداً"

مندرجہ بالا فقرہ خشبہ باشا نے اس وقت کہا جب عرب حکومتوں نے قضیہ لیبیا کے متعلق اپنی پوزیشن کی وضاحت کے لئے پاکستانی وزیر خارجہ "ظفر اللہ خاں" کو وکیل بنایا۔ آپ نے دول مستعمرہ پر عموماً اور اٹلی و فرانس پر خصوصاً شدید حملہ کیا۔

ظفر اللہ خاں نے اپنے حملہ اور دفاع کے وقت مصری حکومت کی یادداشتوں اور مجلس اقوام متحدہ کی طرف سے مقرر کردہ تحقیقاتی کمیٹی برائے قضیہ لیبیا کی پیش کردہ رپورٹ سے ایک حد تک فائدہ اٹھایا اور آپ نے طمع خوروں کی طرف سے پیش کردہ امور کی قلعی کھول دی جو عربوں کو متفرق اور ذلیل کرنا چاہتے ہیں۔

عرب نمائندگان نے مندرجہ بالا مہم کو اس فصیح مقرر اور شستہ بیانیہ دلائل کے بحر [illegible] کے سپرد کر کے بہت ہی اچھا کیا۔

کالج اور جوانی کی زندگی میں جو بمقام لنڈن میرے شہر اس گھر میں مقیم تھے جہاں میں بھی رہائش رکھا کرتا تھا جلد ہی میرے اور آپ کے درمیان دوستانہ اور دیرپا دراز تعلقات پیدا ہو گئے۔ آپ نے ہندوستان میں قانون کی تدریس کی ہوئی تھی۔ بعد ازاں آپ تحصیل ثقافت اور برطانوی قوم کے کیریکٹر کا مطالعہ کرنے کے لئے برطانوی پایہ تخت میں تشریف لائے۔

ہم تقریباً ایک دوسرے سے جدا ہوتے (واپس لوٹے) میں آپ کی بے نظیر زندہ دلی اور خداداد لیاقت و قابلیت کے جو ہر معلوم کر چکا تھا نیز آپ کی قابل قدر غیرت برائے ہندوستان اور حفاظت اسلام بھی قابل داد ہے۔

دیکھو! یہ وہ آسمان پاکستان کا درخشندہ ستارہ ہے اور مخلص بھائی کہ جو عربوں کی تائید و نصرت میں ایسا سرگرم ہے جیسے ایک سیف قاطع جنگ و جہاد کے میدان میں اپنے جوہر دکھلاتی ہے۔ لاسلکی خبروں نے ابھی اس پر اتفاق کیا ہے کہ آپ نے منطقی دلائل کے زخموں سے فرانسیسی وفد کے مطالبات کو ضعف شدید پہنچایا اور بتایا کہ ملک لیبیا اطالوی حکام کے سپرد دوبارہ کردیا جائے جس میں ان کا بیس سال تک کا دور حکومت منحوس ہے۔ میرے قدیم دوست میری طرف سے بہت بہت شکریہ۔ محمد توفیق دیاب

انگریز گورنر اور غیرت اسلامی

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

مغربی پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی کے متعلق آجکل لاہور کے اخبارات میں موافق و مخالف بہت نکتہ چینی ہو رہی ہے یہ نکتہ چینی بالخصوص اس وقت سے زوروں پر ہے جب سے بعض سرکردہ لیڈران اور افسران کے خلاف مقدمات چلائے گئے ہیں اور انکوائری ہو رہی ہے۔ بعض اخبارات تو گورنر کے اس اقدام پر ان کے حق میں زور قلم دکھلا رہے ہیں اور ان کا یہ کہنا ہے کہ بددیانت لوگوں سے خلاف مقدمات چلانا اور انکوائری کرانا پاکستان کو مضبوط بناتا ہے اس لحاظ سے ان کی تقرری میں کوئی حرج نہیں۔ اور بعض اخبارات اس قسم کے مقالے شائع کر رہے ہیں کہ پاکستان بھی بن گیا مگر انگریز کی حکومت کی لعنت ہم سے الگ نہ ہوئی۔ موخر الذکر گروہ اس بحث میں نہیں جاتا کہ انگریز گورنر نے کیا قصور کیا ہے۔ مرکزی حکومت نے انہیں لگایا ہے اور وہ ان کے احکام کی تعمیل کر رہے ہیں۔ اور اس لحاظ سے ان کی مذمت اور احتجاج دراصل مرکزی حکومت کی مذمت اور احتجاج ہے جس نے انگریز کو اس عہدے پر مامور کیا ہے۔

اخبارات کے بیانات پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس بے اصولی سے گورنر کے خلاف رائے زنی کی جاتی ہے اور غیرت اسلامی کا اظہار کیا جاتا ہے یہی لوگ ہیں کہ امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے بنی اسرائیل کے نبی مسیح ناصری کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور جب انہیں غیرت دلائی جاتی ہے کہ امت محمدیہ کے باہر سے اسرائیلی نبی کا آنا غیرت اسلامی کے منافی ہے اور آیت خاتم النبیین بھی روک ہے۔ تو کہتے کہ جب وہ آئیں گے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تابع ہوں گے۔ اس لئے محل غیرت نہیں۔ مگر گورنر مغربی پنجاب نے اس جواب کو غلط اور بے حقیقت ثابت کر دیا۔ کیونکہ وہ حکومت مرکزی پاکستان کے ماتحت حکومت کرتے ہیں اور پھر بھی ان کی حکومت کی تاب نہیں اور مسلمان گورنر کا مطالبہ کیا جاتا ہے

فافہم ولاتکن من المستعجلین۔

بقیہ صفحہ ۳ سے

ہوتی ہیں۔ جن میں حکومت اور عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ اندھوں، بہروں اور گونگوں کے لئے ایسے سامان کئے جائیں۔ جو اس بظاہر ناکارہ مخلوق کو نہ صرف اپنے لئے باعث آسائش بلکہ ملک و قوم کے لئے بھی مفید و کارآمد بنا سکیں۔

اگرچہ ان لوگوں کو ایک ضروری حس سے قدرت محروم کر دیتی ہے لیکن اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر صحیح تربیت ہو تو وہ کئی طریقوں سے سوسائٹی پر بار ہونے کی بجائے اس کے لئے بہت مفید ثابت ہوتے ہیں اور بعض تو ان میں ایسے ذہین ہوتے ہیں کہ مکمل حواس والے انسان بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں اندھوں۔ گونگوں اور بہروں کی تعلیم و تربیت کا کوئی سرکاری یا غیر سرکاری ادارہ ابھی تک قائم نہیں ہوا۔ اور یہاں کے گونگے بہرے اور اندھے بجائے مفید ہونے کے سوسائٹی کے لئے زحمت ثابت ہوتے ہیں۔ دیکھا جائے تو اس میں ان بیچاروں کا کچھ بھی قصور نہیں۔ وہ تو اپاہج ہیں ہی۔ یہ تو ہمارا کام ہے۔ کہ ہم ان کو کارآمد بنائیں۔ یہاں ہماری حکومتیں اور امراء دیگر کاموں پر کروڑوں اور اربوں روپیہ صرف کرتی ہیں۔ اگر بہروں۔ گونگوں اور اندھوں کو سوسائٹی کا کارآمد رکن بنانے کے لئے بھی چند لاکھ روپیہ سالانہ صرف کریں۔ تو ناجائز نہیں ہوگا ہمارا مشورہ یہ ہے۔ کہ نہ صرف مخیر امراء بلکہ حکومت خود اس کام میں گہری دلچسپی لے۔ اور جس طرح دوسرے تعلیمی کاموں میں روپیہ صرف کرتی ہے۔ ایک مد اندھوں۔ بہروں۔ گونگوں کے لئے بھی وقف کرے۔ اور نہ صرف یہاں موزوں جگہوں میں تعلیم و تربیت کے لئے مرکز ہی قائم کرے۔ بلکہ یورپ اور امریکہ میں ماہرین کو بھیجے۔ جو تعلیم و تربیت کے جدید طریقے سیکھ کر آئیں۔

آخر میں ہم مخدوم صدیق اکبر صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے اس نہایت ضروری فرض کی طرف ملک و قوم کی توجہ دلائی ہے۔ اور نہ صرف توجہ دلائی ہے۔ بلکہ چھوٹے پیمانہ پر ایک تربیت گاہ کھولنے کے لئے عملی اقدام بھی کیا ہے۔ جو لوگ اس کام میں ان کا ہاتھ بٹانا چاہیں۔ یا ایسے بچوں کو تربیت دلانا چاہیں۔ وہ ان سے A-۳ کیور محلہ ہاؤس لاہور کے پتہ پر خط و کتابت کریں اور اگر سکول میں کوئی بچہ داخل کرانا چاہیں۔ تو اس کی عمر بھی لکھیں۔ اور یہ بھی لکھیں کہ آیا فیس ادا کرنے کے قابل ہے یا کہ نہیں۔

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۰ مئی صفحہ (۴) کالم (۲) سطر (۱۱) میں "ختم نبوت" کی جگہ "اجرائے نبوت" صحیح ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
۱۱ مئی ۱۹۵۰ء

کیا اسلامی نظام جبر سے قائم ہوا؟

لاہور کے ایک موقر ہفت روزہ میں ایک صاحب نے "حق انتفاع یا ملکیت" کے زیرعنوان ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں:۔

"حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے قرآن حکیم کے مطابق جو نظام پیدا کیا۔ جب وہ اندرونی طور پر مضبوط ہو گیا۔ اور آپ نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر اسکو آزما لیا۔ تو آپ نے قیصر وکسریٰ کو چیلنج دے دیا۔ اور کہلا بھیجا کہ اگر اسلام کے نظام کو قبول کر کے اپنی آپ کو اس کے نیچے نہیں لے آئیں گے تو عوام اور خصوصاً کاشت کار مظالم کا تختہ مشق بنے رہیں گے۔ ان کا وبال ان تمام نہاد شہنشاہوں کی گردن پر ہوگا یہ چیلنج دے کر آپ خاموش نہیں بیٹھ گئے۔ بلکہ ان غیر عادلانہ اور ظالمانہ نظاموں کو برباد کرنے کے لئے اور ان کی جگہ قرآن کا انقلابی نظام قائم کرنے کی خاطر عسکری تیاریاں شروع کر دیں۔ جن کی تکمیل سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر کے زمانہ میں ہوئی۔ اور قیصری و کسروی نظام برباد ہو گئے"۔

یہی تاریخی نظریہ تقریباً انہی الفاظ میں مودودی صاحب نے اپنی تصنیف "جہاد فی سبیل اللہ" میں پیش کیا ہے۔ اور یہی نظریہ تقریباً انہی الفاظ میں متعصب عیسائی یورپین مستشرقین نے اسلام کو ایک جابر اور متشدد مذہب ثابت کرنے کے لئے پیش کیا ہے۔ آجکل کی طاقتور قومیں دوسری اقوام کی آزادی سلب کرنے کے لئے اور ان کو اپنا محکوم منقاد رکھنے کے لئے جو عذر پیش کرتی ہیں۔ وہ بھی تقریباً اسی قسم کا ہے۔ کہ وہ ان قوموں کو تہذیب کی دولت سے مالا مال کرنا چاہتی ہیں۔ غرض کچھ ان کی کوئی ذاتی غرض از قسم انتفاع وغیرہ اس سے وابستہ نہیں ہے وہ کسی محکوم ملک کی دولت پیداوار کی لوٹ کھسوٹ کے لئے ان ممالک کو اپنے زیر قبضہ نہیں رکھنا چاہتے۔ وہ نہایت نیک ہیں۔ نیک ہی نہیں بلکہ فرشتہ خصلت ہیں۔ تو کیا ایسے محکوم ملک کا کوئی سچا وطن پرست ایسا فرد آپ دکھا سکتے ہیں۔ کہ جو ان تمام باتوں کو تسلیم کرتے ہوئے بھی محض اعلیٰ تہذیب سیکھنے کے لئے کسی طاقتور قوم کو دعوت دے گا کہ آؤ ہمارے ملک پر قبضہ کر لو اور ہمیں تہذیب سکھاؤ۔ اور اگر کوئی طاقتور قوم اپنے کمزور ہمسایہ پر اسی خالص نیت سے حملہ کر دے۔ اور مزاحمت کرنے والوں کے کشتوں کے پشتے لگا دے۔ تو کیا آپ اس خونریزی کو جائز خونریزی سمجھنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر شمالی افریقہ کے اسلامی ممالک یورپینوں سے یہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا ملک خالی کر دو۔ ہم اپنی تہذیب کے مطابق ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یو۔ این۔ او کی مجلس کہتی ہے کہ نہیں تم ابھی غیر مہذب ہو تمہیں ابھی کچھ مدت یورپین مہذب اقوام کی شاگردی کرنا چاہیئے۔ تاکہ تم مہذب بن جاؤ مگر وہ نہ مانیں اور جبر سے ان کو تہذیب کی گولی کھلائی جائے۔ تو آپ کی انسانیت آپ کی ہمدردی کا کیا تقاضا ہوگا؟ کیا آپ مہذب اقوام کا ساتھ دیں گے؟ یا ان کے نقطۂ نظر سے غیر مہذب محکوموں کا؟ کیا آپ نہیں کہیں گے بلکہ کیا آپ نہیں کہتے۔ کہ یہ انسانیت کے خلاف ہے۔ کہ طاقتور قومیں دوسروں پر تہذیب سکھانے کے بہانے سے قابض ہو بیٹھیں یا اپنی طرز کے نظام حکومت قائم کرنے کے لئے ان پر حملہ کریں۔ اور خون کی ندیاں بہا دیں۔

یہ تو شاید ایک خالص دنیوی معاملہ ہے۔ اور معمولی دنیادی علمبرداروں کا فعل ہے۔ جس سے فرد آپ کی فطرت۔ اس جبر و اکراہ سے نفرت کرتی ہے۔ تو بھلا خیال تو فرمایئے۔ کہ کیا کبھی ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ دینی نظام قائم کرنے کے لئے اور ایسا دینی نظام جس کا پہلا اصول ہی لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ ہو اس نظام کا بنانے والا اور اس نظام کو قائم کرنے والا یہ خیال بھی کرے۔ کہ کسی ملک کا نظام درہم برہم کرنے کے لئے خواہ وہ کتنا ہی لادینی کیوں نہ ہو تلوار اٹھانا جائز ہی نہیں بلکہ نہایت ضروری ہے۔

شروع سے لیکر آخر تک قرآن مجید کا مطالعہ کر جایئے نہ صرف یہ کہ اس عمل و فعل کے جواز کا جو سرور کائنات حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے خلفائے راشدین کے ذمہ لگایا جاتا ہے۔ کوئی اشارہ بھی نہیں پائیں گے۔ بلکہ اس کے خلاف بیسیوں احکام آپ کو نظر آئیں گے۔

بے شک دنیاوی تہذیبوں پر ناز کرنے والے برطانیہ، امریکہ اور روس ایسے افعال کے مرتکب ہوتے رہے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ بے شک برطانوی امریکی بلاک ایٹم بموں کے ذریعہ اپنے جمہوری نظام کو دنیا پر ٹھونسنا چاہتا ہے۔ بے شک روس بھی اپنے اشتراکی نظام کو اسی طرح رواج دینا چاہتا ہے۔ لیکن یہ طریق کار انہی کو زیبا ہے۔ ان کے پاس اپنی محدود عقل مندی اور سائنسی ایجادوں کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ ان کو آپ کے دلوں کی ضرورت نہیں۔ دلوں سے آپ خواہ ان کو کتنا بھی برا سمجھیں۔ اگر ان کی مرضی کے مطابق کام کرتے رہیں۔ تو وہ آپ سے تعرض نہیں کریں گے۔ وہ صرف آپ کی مادی اور جسمانی طاقتوں کے خریدار ہیں۔ وہ صرف آپ کی مادی دولت سمیٹنا چاہتے ہیں۔ ان کو اس سے قطعاً کوئی غرض نہیں ہے۔ کہ آپ دل سے ان کو پسند کرتے ہیں یا نہیں۔ طوعاً کرہاً جس طرح بھی ہو وہ آپ کی قوت پیداوار سے انتفاع کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی عقل کی طرح ان کی اغراض بھی محدود ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ اور اس کا رسول آپ سے سب کچھ مانگتے ہیں۔ وہ آپ کے جسم اور آپ کی روح دونوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ وہ اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کے خریدار ہیں۔ اس لئے ان کا طریق کار بھی ائمہ کفر کے طریق کار سے الگ ہے۔ وہ آپ سے پوری پوری عبودیت کی تمنا رکھتے ہیں۔ یہ نہیں کہ سر تو آپ کا سجدہ میں جھکا ہو۔ مگر دل لات و منات میں لگا ہو۔ اس لئے یہاں طوعاً و کرہاً کا سوال ہی نہیں آپ۔ مٹی نہیں ہیں کہ طوعاً و کرہاً کمہار کی مرضی کا برتن بنتے چلے جائیں۔ آپ شمس و قمر بھی نہیں کہ طوعاً و کرہاً فضا میں اڑتے پھریں۔ آپ انسان ہیں آپ کے سر میں عقل ہے۔ آپ کے سینے میں دل ہے۔ اس لئے آپ کی پوری پوری زندگی کو عبودیت میں جکڑنے کے لئے تلوار کچھ بھی طاقت نہیں رکھتی۔ جبر کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا۔ آپ کا جسم زنجیروں میں جکڑا جا سکتا ہے۔ آپ کے جسم کو زمین میں نصف گاڑ کر آپ پر سنگ باری کی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر چاہے تو آپ کی روح آپ کا قلب اس بات کو ماننے سے انکار کر سکتا ہے۔ جس بات کو منوانے کے لئے آپ کے جسم کو زنجیروں میں جکڑا گیا ہو یا آپ کے جسم کو سنگسار کیا جاتا ہو۔

بے شک ائمہ کفر ایسی ناپاک عبودیت کو قبول کر سکتے ہیں۔ جس میں دل اور روح کا ساتھ نہ ہو وہ حکومتوں کے زور سے اپنا اقتدار قائم کر کے تسلی ہو سکتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول ایسی ناپاک عبودیت کو قطعاً قبول نہیں کر سکتے۔ اور نہ وہ ایسے ناپاک ذرائع کو استعمال کر کے ایسی ناپاک عبودیت حاصل کرنے کے خواہشمند ہو سکتے ہیں۔

یہ کس قدر الزام ہے اللہ تعالےٰ کی شان کریمی اور اس کی قدرت کاملہ پر۔ یہ کس قدر بہتان ہے اسکے رسولؐ پر۔ یہ کس قدر تہمت ہے خلفائے راشدین پر کہ انہوں نے روم کے قیصر اور ایران کے کسریٰ پر عسکری حملے کئے۔ بنی نوع انسان کے کشتے کے پشتے لگا دیئے۔ اور خون کی ندیاں بہا دیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ کی حاکمیت اور انسان کی عبودیت کا نظام ان پر بالجبر قائم کیا جائے۔

بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کو دعوت اسلام کے مکتوب ارسال کئے کیا ان مکتوب میں ایک لفظ بھی ایسا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہو۔ کہ اگر تم نے اسلامی نظام قبول نہ کیا۔ تو وہ لشکر لے کر حملہ آور ہو جائیں گے۔ اسلامی تاریخ کو اس طرح مسخ کرنے سے آخر کیا فائدہ ہے کیا یہی کہ یہ جو اہل مغرب آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الزام لگاتے ہیں کہ آپ نے مدینہ میں طاقت حاصل کر کے نعوذ باللہ جبر و اکراہ کا طریقہ اختیار کر لیا تھا۔ اور یہ کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔ اس الزام کو خود ہی تسلیم کر لیا جائے۔ اور اسکو اور بھی مستحکم کر دیا جائے۔ حالانکہ یہ بات نہ قرآن کریم میں ہے نہ احادیث میں اور نہ تاریخ سے ثابت کی جا سکتی ہے۔ کیا یہ مضمون نگار صاحب یا مودودی صاحب اسکو قرآن کریم۔ حدیث یا تاریخ سے ثابت کر سکتے ہیں۔ یقیناً وہ نہیں کر سکتے۔ خود لفظ "اسلام" اس نظریۂ جبریہ کی بیّن تردید ہے۔ بے شک کسروی اور قیصروی نظام ہائے باطل توڑ دینے کے قابل تھے۔ بے شک وہ ٹوٹے اور مسلمانوں نے ان کو توڑا۔ مگر ایسا اسلئے نہیں ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ کا برگزیدہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خلفائے راشدہ نے بلاوجہ تلوار سے ان پر حملے کر دیئے تھے۔ بلکہ اس لئے کہ ان نظام ہائے باطل نے تلوار سے اسلام کو مٹا دینے کی پہلے کوششیں کیں۔ اور اپنی بدقسمتی کی وجہ سے الٰہی نظام کو مٹانے کے لئے تل گئے۔ اس طرح انہوں نے اپنا مٹنا خود اپنے آپ پر لازم کر لیا۔ انہوں نے حق کی چٹان سے خود ٹکر لی۔ اور پاش پاش ہو گئے۔ اس لئے کہ وہ نظام ہائے باطل اپنی باطل طاقت سے حق کو مٹا دینا چاہتے تھے۔ وہ دین حق کو جبر و اکراہ سے دبانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اسلئے حق کے لئے واجب ہو گیا۔ کہ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کا اصول قائم کرے۔

اندھے بہرے اور گونگے

اخبارات میں مخدوم صدیق اکبر صاحب کے مکتوب کے علاوہ دیگر الیسی تحریرات بھی شائع ہوتی

احمدی مستورات سے خطاب

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اسلام کا پودا تمہارے بچوں کے خون سے سینچا جائے۔

از محترمہ بیگم صاحبہ پیر صلاح الدین صاحب ای۔ اے۔ سی راولپنڈی

ہماری قادیان سے ہجرت پر دشمنوں نے زبان طعن دراز کی۔ اور اپنوں میں سے کمزور گھبرا گئے۔ بزدل بھاگ گئے۔ اور مومن اللہ تعالےٰ کی تقدیروں کے جاری کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ جب ہم دنیا کی تاریخ پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء کی جماعتوں کی ترقی کا تعلق خاص طور پر ہجرت کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ اور ان کی ترقی کے دور کا آغاز ان امتحانات کے دور کے ساتھ مل کر آتا ہے۔ جو کہ ہجرت کے بعد پیش آتے ہیں۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے۔ جبکہ الٰہی قوموں کے اخلاق پرکھے جاتے ہیں۔ اور امتحانات کی کسوٹی پر چڑھا کر ان کو کندن بنایا جاتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھو انہوں نے ترقی ہجرت کے بعد ہی کی۔ حضرت موسےٰؑ اور ان کی قوم ہجرت کے بعد کامیاب ہوئے۔ حضرت مسیح نے کہا کہ نبی کہیں بے عزت نہیں۔ مگر اپنے وطن میں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے وطن سے ہجرت کی۔ اس کے بعد ان کے متبعین کی کامیابی کا دور شروع ہوا۔ اسی طرح رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دور کامیابی نمایاں طور پر ہجرت کے بعد شروع ہوا۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ ہمارے رحیم وکریم خدا نے ہمیں ذلیل ورسوا کرنے کے لئے دربدر کیا ہے۔ بلکہ ہمارا نکلنا اس کی سنتِ قدیمہ کے نتیجہ میں ہے۔ اور اس ہجرت کی خبر پوری تفصیل کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رویاء و الہامات میں موجود ہے۔ ہماری یہ ہجرت ان الٰہی تقدیروں کے جاری کرنے کے لئے ہے جو کہ ہجرت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں۔ اور احمدیت کی اس جلالی شان کے ظہور کے لئے ہے، کہ جو عام حالات میں ظاہر نہیں ہوسکتی تھی۔

اے کوتاہ بینو! کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ جس جگہ سے یوسف کو نکالا گیا تھا۔ اور جن لوگوں نے اس کو نکالا تھا۔ وہ جگہ اور وہ لوگ بالآخر اسی کی نگرانی میں آئے۔ مصر جہاں سے کہ موسےٰ کو نکالا گیا تھا آخر موسےٰ کے ماتحت آیا۔ یروشلم جہاں سے مسیح کو نکلنا پڑا۔ مدت ہائے دراز تک مسیحیوں کے اقتدار میں رہا۔ اور مکہ جسے ہمارے سرور انبیاء محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محض ایک رفیق کے ساتھ چھوڑنا پڑا۔ آخر آپ کے زیر نگیں آیا۔ اور اب تک ہے۔

ان لوگوں کی تاریخ کو دیکھو کیا جب یوسف کو نکالا گیا۔ تو ظاہر بین آنکھیں یہ کہہ سکتی تھیں کہ وہ واپس لایا جائے گا۔ کیا جب موسےٰ کو فرعون کی فوجیں روندتی ہوئی بھگائے جا رہی تھیں۔ تو کیا کوئی کہہ سکتا تھا کہ موسےٰ واپس آجائے گا۔ کیا جب مسیح کو صلیب پر چڑھا کر وہاں سے نکلنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ کوئی خیال کرسکتا تھا کہ اس کی قوم یروشلم پر مستقبل قریب میں قابض ہو جائے گی۔ اور کیا جب ہمارے رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے نکالے گئے۔ تو کیا کوئی کہہ سکتا تھا۔ کہ آپ عنقریب فاتحانہ طور پر مکہ میں داخل ہوں گے۔ نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو اگر آج دشمن کی آنکھیں نہیں دیکھ رہیں۔ کہ احمدی فتح ونصرت کے ساتھ قادیان میں واپس جا رہے ہیں۔ تو اس میں خود اس کی آنکھ کا قصور ہے۔ خداتعالےٰ کی تقدیریں کچھ اس طرح پر واقع ہوئی ہیں۔ کہ وہ قومیں جن میں وہ اپنی محبت کا بیج ڈالتا ہے۔ اور ان کے ذریعہ سے وہ چاہتا ہے۔ کہ وہ بیج پنپے ان کو ایک دفعہ ضرور اور ضرور اپنی راہ میں ہجرت کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ تا ان کے وہ خصائل ظاہر ہوں۔ جو ہجرت کرنے پر الٰہی قوموں سے ظاہر ہوتے ہیں۔ کیا ہم نہیں دیکھتے کہ لڑکیاں جب اپنا گھر چھوڑ کر اپنے خاوندوں کے گھر جاتی ہیں۔ تو ان کی جھولیاں بارآور ہوتی ہیں۔ خداتعالےٰ کی تقدیریں بھی کچھ اس طرح پر واقع ہیں۔ کہ قوموں کی جھولیاں بھی اسی وقت بھری جاتی ہیں۔ جب وہ خداتعالےٰ کی راہ میں ہجرت کریں۔

بے شک قوموں کے لئے یہ ایسا ہی وقت ہوتا ہے جیسا کہ دلہنوں کے لئے جبکہ وہ بیاہ کر سسرال جاتی ہیں۔ بیاہنے والوں کے دل اس وقت خوشی اور غم کے جذبات سے بھرے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ غم کے جذبات ماں باپ کو بیٹیاں بیاہنے سے روک نہیں دیتے۔ اسی طرح انبیاء کی قوموں کے لئے بھی ہجرت اشد ضروری ہوتی ہے۔ تا ان کے جوہر ظاہر ہوں۔ اور یہ وقت بھی خوشی اور غم کے جذبات کا حامل ہوتا ہے۔ مومن خوش اس لئے ہوتا ہے۔ کہ آج خدا کے مونہہ کی باتیں اس کی آنکھوں کے سامنے پوری ہو رہی ہیں۔ اور اپنے محبوب مرکز کی جدائی اس کے دل کو ٹکڑے کر رہی ہوتی ہے۔ کمزور دل اس وقت غم سے نڈھال ہو جاتے ہیں۔ کہ اب نہ معلوم کیا ہو جائے گا۔ لیکن دوربین آنکھیں دیکھ رہی ہوتی ہیں۔ کہ اب یہ قوم قوموں کا ایک خاندان بننے والی ہے۔ اور اسی سے نئی نئی قومیں نکلنے والی ہیں۔ یہ قوم اب ایک سورج کی طرح افق پر جلوہ گر ہوگی۔ اور تمام روئے زمین کو اپنی روشنی سے منور کردے گی۔

ہماری یہ ہجرت ہمارے لئے اور بھی اطمینان کا باعث ہو جاتی ہے۔ جبکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی واضح پیشگوئیاں اس واقعہ کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے وعدے بار بار اس بات کا یقین دلا رہے ہیں کہ ہم فاتح ہو کر ضرور قادیان جائیں گے۔ انشاء اللہ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔ الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد۔ اور یہ وہی الہام ہے۔ جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہجرت سے پہلے ہوا۔ پس یقین جانو کہ فتح مکہ کی طرح فتح قادیان بھی ایک الٰہی تقدیر ہے۔ ایک تقدیر ماضی میں ظاہر ہو چکی ہے۔ اور دوسری کو ہم مستقبل کے افق پر دیکھ رہے ہیں۔

پس یہ وقت ہمارے لئے مایوسی کا نہیں بلکہ کام کا ہے۔ اے احمدی قوم مصلح موعود کے اس الہام کو یاد کر کہ

"روز جزا قریب ہے اور راہ بعید ہے"

خداتعالےٰ جلد جلد تیری ہجرت کے ثمرات پیدا کرنا چاہتا ہے۔ پس اٹھ اور ان کے لئے تیار ہو جا۔ سستی اور غفلت کو دور کر۔ تو نے مال کی قربانی میں دنیا کو وہ نمونہ دکھلایا۔ کہ دنیا کی کوئی دوسری قوم تیرے مقابلہ میں کھڑی نہیں ہوسکتی۔ اب وقت ہے جان کی قربانی کا۔ اور اے احمدی عورتو خدا چاہتا ہے کہ اسلام کا پودا تمہارے بچوں کے خون سے سینچا جائے۔ تمہیں اپنے لخت جگر اپنے ہاتھوں سے خداتعالےٰ کی راہ میں قربان کرنے ہوں گے۔ یعنی اپنے بسے بسائے گھر اسی لئے برباد کرنے ہوں گے تا خداتعالےٰ کا گھر آباد ہو۔ پس اٹھو کہ تمہارا خلیفہ تم کو بلاتا ہے۔ اپنے بچوں میں بہادری اور شجاعت پیدا کرو۔ ان کو جنگ کے علوم وفنون سکھلاؤ۔ اور اس وقت تک اپنے بچوں اور خاوندوں سے خوش نہ ہو۔ جب تک وہ ایک فن کار سپاہی نہ بن جائیں۔ اور اپنے ہتھیاروں سے کو تیار نہ ہو جائیں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"جو لوگ آج سمجھتے ہیں۔ کہ دین کے لئے لڑائی کا موقعہ آیا تو وہ لڑیں گے۔ وہ شرِ نفس اور شیطان کے دھوکے میں مبتلا ہیں۔ بغیر تیاری کے کوئی ترقی ہرگز نہیں کی جاسکتی۔ اور اگر کبھی موقعہ آیا۔ تو یہ لوگ بھاگنے والوں میں سب سے آگے ہوں گے . . . . پس جب تک آپ مشق نہ کریں۔ وقت پر کوئی قربانی نہیں کرسکتے۔ اور کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے پس میں تمام ایسی ماؤں اور باپوں پر واضح کردینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر ان کا یہ خیال ہے کہ دین کے لئے قربانی کا وقت آنے پر وہ قربانی کرسکیں گے۔ تو وہ سخت غلطی پر ہیں۔ جو مائیں آج روتی ہیں۔ وہ کل زیادہ روئیں گی۔ اور جو باپ آج ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔ وہ کل زیادہ کریں گے۔ اور جس شکست سے یہ لوگ آج ڈرتے ہیں وہ کل زیادہ بھیانک صورت میں ان کے سامنے آئیگی۔ کیونکہ انہوں نے خدا کی تقدیر کو تدبیروں سے ٹالنے کی کوشش کی۔ اور اس کے فیصلے پر راضی نہ ہوئے"

پس ان ارشادات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے بچوں اور خاوندوں کو مسلح کرو۔ اور ان کی تربیت کرو۔ تاکہ وقت آنے پر وہ یہ نہ کہیں کہ ہمیں ہتھیار چلانا نہیں آتا۔ اور نہ وہ یہ کہیں کہ ہمارے پاس سامان نہیں ہے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت کئی لوگ جہاد کی قسمت سے اس لئے محروم کر دیئے گئے۔ کہ جس وقت نقیب نے جہاد کے لئے صدا لگائی۔ تو ان کے پاس سواری کے لئے گھوڑے اور لڑنے کے لئے ہتھیار نہیں تھے۔

تم وہ خوش قسمت قوم ہو جو اپنے بچوں کی قربانیوں کی وجہ سے تاریخ میں زندہ رکھی جاؤگی تم بہادروں اور میدان جنگ کے دلیروں کی مائیں بنو۔ اور بھگوڑوں اور بزدلوں کی مائیں نہ بنو۔ تم وہ مائیں بنو۔ جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنے سب بیٹے لٹا کر بھی مزید قربانیوں کے لئے تیار رہیں۔ قربانیاں کرو اور اس وقت تک صبر نہ کرو جب تک اسلام دوبارہ ساری دنیا پر غالب نہ آجائے۔ آمین

شانِ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

ماکان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

(۴)

تقریر ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب بموقعہ جلسہ سالانہ لاہور ۱۹۵۰ء

ایصال خیر

معزز حضرات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جس ذاتی کمال اور ذاتی شان کا ذکر احادیث اور قرآن کریم میں کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا وصف ہے۔ جس کی نظیر نہ کسی میں پائی گئی۔ اور نہ کبھی پائی جائے گی۔ نہ کسی ماں نے ایسا لعل کبھی جنا اور نہ کوئی ایسی ماں ہوگی۔ جو ان خوبیوں والا موتی پیدا کرسکے۔

میں ابتدا میں یہ ذکر کر چکا ہوں۔ کہ دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں۔ کہ جس میں کوئی نہ کوئی خوبی نہ ہو۔ اور یہ کہ ہر چیز کی اپنی ذاتی خوبی محض اس کی ذات کے لئے ہی نہیں ہوتی بلکہ دوسروں کو فائدہ پہونچانے کے لئے ہوتی ہے۔ اور یہ کہ ہر چیز دوسرے کو اسی قدر فائدہ پہونچا سکتی ہے۔ جس قدر اس کی ذات میں خوبی پائی جاتی ہو۔ اور یہ کہ اگر کسی کی ذاتی خوبی سے کسی دوسرے کو فائدہ نہ پہونچتا ہو۔ یا کسی کو فائدہ پہونچنے کی امید اور توقع نہ ہو۔ تو اس سے کسی قسم کا لگاؤ کسی قسم کی محبت کسی قسم کا عشق اور کسی قسم کا انس پیدا نہیں ہوسکتا۔ اب جبکہ ہم یہ تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی قدر ذاتی کمال پیدا کر لئے۔ جو مخلوق کے کسی اور فرد میں نہ پائے جاتے تھے۔ نہ کسی عام انسان میں۔ نہ ہی نبی میں۔ نہ کسی فرشتہ میں۔ تو اب قابل سوال یہ ہے کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ذاتی بے مثال کمال اور بے مثال ذاتی خوبی اور بے نظیر ذاتی وصف۔ جو آپ میں بلحاظ کامل انسان ہونے کے بلحاظ افضل الرسل ہونے کے۔ بلحاظ خاتم النبیین ہونے کے بلحاظ سراج منیر ہونے کے بدرجہ اتم پایا گیا۔ وہ صرف آپ کی ذات تک کے لئے تھا۔ یا اس سے ہی اور کو بھی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ اگر تو خدانخواستہ یہ سب کچھ آپ کی ذات کے لئے ہی تھا اور ان اوصاف حمیدہ سے کسی اور کو کوئی ذرہ نہیں پہونچ سکتا تھا۔ یا فائدہ پہونچنے کا کسی کو توقع نہیں ہو سکتی۔ تو پھر آپ کے وجود سے کسی کو کیا پیار اور کیا محبت ہو سکتی ہے۔ ذاتی طور پر آپ خواہ اس سے بھی زیادہ عرفان حاصل کریں۔ کسی کو کیا؟ اور اگر آپ کی ذات بابرکات کے ہر ذاتی وصف سے ہم کو بھی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ اور یقیناً پہونچ سکتا ہے تو پھر یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ آپ کے ہر وصف سے ہم کو ایسا ہی عظیم الشان فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ جس کی نظیر کسی بھی زمانے میں نہ پائی جاتی ہو۔ اور آپ کا ہر وصف۔ ایسے رنگ میں ہم کو رنگین کرے گا۔ جس کی مثال پیش کرنے سے سارے سابقہ زمانے عاجز آجائیں کیونکہ آپ میں ہر وصف کا کمال انتہائی طور پر پایا جاتا تھا۔

معزز حضرات۔ یہ بات میں نے قیاساً اور امکاناً ہی بیان نہیں کی۔ بلکہ قرآن کریم نے جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس اعلےٰ اکمل اور اتم خوبیوں والی شان کا پتہ بتایا ہے۔ وہاں ہم کو یہ بھی خبر دی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ ذاتی خوبیاں آپ کی امت میں منتقل ہونگی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین آپ کے اوصاف حمیدہ سے متصف کئے جائیں گے۔ چنانچہ قرآن کریم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایصال خیر کا ذکر کرتے ہوئے ایسے رنگ میں ذکر فرمایا ہے۔ کہ گویا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالےٰ کا قرب اس حد تک حاصل کر چکے کہ تمام نبیوں سے آپ ارفع ہو گئے۔ حتیٰ کہ اللہ اور آپ کے درمیان کوئی اور واسطہ نہ رہا۔ تو اس وقت اللہ تعالےٰ نے اپنے پیاروں سے پیارے اور اپنے محبوبوں سے محبوب کو کہا کہ جاؤ جاکر اعلان کردو ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران ع ۴) کہ اے وہ لوگو جو اپنے محبوب حقیقی اور آقائے بجانی سے واصل ہونے کی محبت اور خواہش اپنے دل میں رکھتے ہو۔ فاتبعونی آؤ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ میں تم کو ایک ایسے مقام پر لے جاؤں گا۔ یحببکم اللہ جہاں سے تمہارا آقا تمہارا محبوب خدا تم سے محبت کے اظہار کے لئے تمہارے استقبال کو آئیگا۔

اے بزرگان من ذرا غور فرمائیں۔ کہ وہ ارفع اور اعلےٰ مقام جو حضور نے کئی قسم کی کوششوں۔ مجاہدوں اور مشکلات کے پہاڑوں کو عبور کرنے کے بعد حاصل کیا تھا۔ اسکو اپنی ذات کے لئے مخصوص قرار نہ دے دیا۔ بلکہ فوراً آپ کو ارشاد ہوتا ہے کہ جاؤ اور اپنے متبعین کو بھی اس ارفع مقام کا پتہ دو اور ان کو بتا دو کہ ان پر بھی میں وہی برکات اور فیوض نازل کروں گا جو آپ پر کئے۔ مگر شرط یہ ہوگی فاتبعونی جو آپ کا تبع اور اطاعت گزار اور امتی بنے گا اس پر میرے اس قدر انعامات ہوں گے کہ یحببکم اللہ میں اللہ خود ان سے محبت کرنے کے لئے اسی طرح اتروں گا جس طرح دنیٰ آپ جب میرے قریب ہوگئے تھے تو فتدلٰی۔ اور میں آپ کے لئے آگیا تھا۔

دوسری آیت۔ اللہ تعالےٰ نے ایک دوسری آیت میں بھی مضمون نہایت وضاحت سے بتایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ اور خصائل جمیلہ آپ کے متبعین میں بشرط اتباع منتقل ہوں گے جیسے فرمایا مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا (نساء ع ۹)

یعنی جو شخص بھی اللہ تعالےٰ اور آپ کے رسول مقبول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریگا تو اس اتباع کے نتیجے میں اس پر بھی وہی انعامات نازل کر دئیے جائیں گے جو انعامات پہلے زمانے کے لوگوں پر کئے گئے تھے۔ پھر اللہ تعالےٰ خود ہی ان انعامات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے وہ انعامات جو پہلے زمانے کے لوگوں کو دئیے گئے تھے وہ نبوتیں تھیں۔ صدیقیتیں تھیں۔ شہادتیں تھیں صالحیتیں تھیں۔ یعنی کسی کو انعام نبوت دے کر نبی بنایا گیا تھا۔ کسی کو انعام صدیقیت دے کر صدیق بنایا گیا تھا۔ کسی کو انعام شہادت دے کر شہید بنایا گیا تھا۔ اور کسی کو انعام صالحیت دے کر صالح بنایا گیا تھا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ سب انعامات میرے فضل ہوں گے۔ اور جو متبع میرے کسی بھی انعام وفضل کا مستحق ہوگا اس کا علم مجھ کو ہی ہوگا یعنی مجھے ہی علم ہوگا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی متبع کی اتباع ایسی ہے کہ اس پر انعام صالحیت نازل کروں اور کسی کی اتباع اس قابل ہوگئی ہے کہ اس کو مقام شہادت دے کر نوازوں اور کس متبع کی اتباع مقام صدیقیت سے سرفراز کئے جانے کے لائق ہوگئی ہے۔ پھر اس بات کا علم بھی مجھ کو ہی ہوگا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کس متبع کی اطاعت انعام نبوت سے ممتاز کئے جانے کے قابل ہے کیونکہ کفیٰ باللہ علیما۔ اطاعت کی کیفیت اور حقیقت کا صحیح علم اللہ تعالےٰ کو ہی ہو سکتا ہے۔ دوسرے کسی کو اس کا صحیح علم نہیں ہو سکتا۔

معزز حضرات یہ دونوں آیات جن کا میں نے ذکر کیا ہے نہایت صفائی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایصال خیر کی خوبی کو آشکارا کر دیتی ہیں اور یہ بات بھی سچ ہے کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں ایصال خیر اور فیض رسانی کی وصف خدانخواستہ نہ ہوتی تو پھر آپ سے کسی کو کیا واسطہ اور کیا غرض تھی۔ مگر امت محمدیہ کے لئے کس قدر خوشی اور کس قدر فرحت کا مقام ہے کہ ہمارے حصہ میں ایسا نبی آیا کہ جو ذاتی خوبی اور ذاتی شان حاصل کرنے میں بھی اتنا اونچا چلا گیا کہ آپ کے اعلےٰ مقام کا پتہ لگانا بھی کسی کے بس کی بات نہ رہی۔

پھر فیض رسانی کے لحاظ سے بھی آپ سے آگے بڑھ گئے اور اس قدر آگے بڑھ گئے کہ حضرت موسیٰ کو سابقہ کسی نبی کی انتظار اور اس کی اتباع سے غنی اور لاپرواہ کر دیا بلکہ فرما دیا کہ میرے متبع خود وہ انعامات حاصل کر سکتے ہیں جن کی وجہ سے حضرت عیسےٰ نبی کہلائے اور جن کی وجہ سے حضرت موسیٰ نبی کہلائے اور جن کی وجہ سے حضرت ابراھیمؑ۔ حضرت نوحؑ اور حضرت آدمؑ نبی کہلائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک غلطی کے ازالہ میں فرماتے ہیں:۔

"یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے ہیں۔ پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے ...... اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کے لئے بھی محض بروز اور ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے"

اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد (باقی)

گونگے اور بہرے بچوں کی تعلیم

گونگے اور بہرے بچوں کی بہبود کی انجمن کے زیر اہتمام ایک مدرسہ جاری کیا جانے والا ہے جس میں اس قسم کے لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم کا بہتر سے بہتر انتظام کیا جائے گا۔ تمام ایسے لوگ جو گونگے اور بہرے بچوں اور بچیوں کو تعلیم دلانا چاہتے ہیں اپنے پتے سے معتمد انجمن ہذا کو مندرجہ پتہ پر اطلاع دیں۔ تاکہ اعداد شمار حاصل ہوسکیں۔

آرے کپور رتنلہ ہاؤس لاہور
(سٹاف رپورٹر)

درخواست دعا

مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ سماٹرا کی صحت بالعموم خراب رہتی ہے۔ احباب مولوی صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

وکیل التبشیر

پناہ گزینوں کی امداد

قاہرہ ۱۰ رمئی۔ مصری کابینہ نے مزید ۱/۲ ۲ لاکھ پونڈ ان پناہ گزینوں پر خرچ کرنے کی منظوری دیدی ہے۔ جن کے متعلق کابینہ کو توقع ہے۔ کہ انہیں جولائی کے اوائل تک واپس وطن پہنچایا جائے گا۔ (استار)

برطانیہ کی لیبر پارٹی کا سالانہ اجلاس

لندن ۱۰ رمئی۔ برطانیہ کی لیبر پارٹی کا سالانہ اجلاس جون میں بلیک پول کے منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں ایک قرارداد منظوری کے لئے پیش کی جائے گی۔ جس میں ملایا کی صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے اور اس یقین کا اظہار کیا گیا ہے کہ "بہتری کا امکان عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنے میں پوشیدہ ہے۔ اور اس میں حکومت کو یقین دلایا گیا ہے کہ ایسا کرنے میں اسے پارٹی کی حمایت حاصل ہے۔ خواہ اس میں انہیں کچھ قربانی بھی کرنی پڑے"۔ (استار)

شام کا مشن عراق میں!

دمشق ۱۰ رمئی۔ شام کے وزیر خارجہ امیر عادل ارسلان شام کی قوم پرست پارٹی کے سیکرٹری جنرل صبری العسالی کی معیت میں بغداد سے واپس آ گئے۔ امیر موصوف نے بتایا۔ کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب رہے اور یہ کہ انہوں نے جن مختلف اسکیموں پر بغداد میں گفت و شنید کی تھی۔ ان پر مزید غور و خوض کرنے کے لئے ایک عراقی وفد جلد ہی دمشق آئے گا۔ (استار)

عرب لیگ کے خلاف عراقی جدوجہد کا سبب

قاہرہ ۱۰ رمئی:۔ عرب لیگ کے خلاف عراق جو جدوجہد کر رہا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اس کی حیثیت عرب لیگ کے اخراجات برداشت کرنے کے انتظامات اور اس کے سیکرٹریٹ کی تشکیل کے متعلق بے اطمینانی ہے۔ اخبار "الزمان" رقمطراز ہے کہ اس جدوجہد کا ایک سبب عراق کی یہ رائے ہے۔ کہ عرب لیگ کا اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل ایک عراقی کو ہونا چاہیئے۔ اور عراق کو اس غیر مساوی عطیات پر بھی اعتراض ہے۔ جو عرب لیگ کے اخراجات کے لئے ممبر حکومتیں دیتی ہیں۔ (استار)

شام عظمےٰ کی تحریک

عمان ۱۰ رمئی: شرق اردن کی ایک عرب پارٹی العہد نے شام میں تمام عرب پارٹیوں اور قومی جماعتوں کے نام ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں "شام عظمےٰ" کے قیام کے لئے اپنی مساعی کو مجتمع کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

بیان میں شمالی اور جنوبی شام (جنوبی شام سے مراد شرق اردن اور فلسطین ہے) کی تمام سیاسی پارٹیوں اور گروہوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ بیروت میں ایک قومی کانگرس منعقد کریں۔ تاکہ موجودہ سیاسی صورت حالات کا جائزہ لیا جا سکے۔ اور "شام عظمےٰ" کو خارجی حملہ سے بچانے اور اتحاد کو مضبوط کرنے کے طریقے معلوم کئے جائیں۔ جس سے عام عرب طاقت میں اضافہ ہوگا۔

پارٹی نے بیان کیا ہے۔ کہ شام کے اتحاد کا تعلق صرف شامی ملکوں سے ہے۔ اور اس نے عرب اور دوسرے ملکوں سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ شام کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے چھوڑ دیں۔

کی اطلاعات کی اطلاع ایک نمائندے کے ذریعہ دینگے (استار)

آسٹریلیا میں پہلا راکٹ

کینبرا ۱۰ رمئی۔ یہاں معلوم ہوا ہے۔ کہ وسطی آسٹریلیا میں پہلا راکٹ چھوڑا جا چکا ہے اور جو اعداد و شمار جمع کئے گئے ہیں۔ ان کا آئندہ تجربات کی ابتدا کی طور پر معائنہ کیا جا رہا ہے

پھر بھی ابھی وہ وقت نہیں پہنچا ہے۔ کہ راکٹ طویل فاصلہ کے لئے چھوڑے جا سکیں۔ یہ پرواز میں مختصر نوعیت کی تھیں۔ جو راکٹ استعمال کئے گئے۔ وہ برطانوی ساخت کے تھے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ تجربات میں آسٹریلوی ساخت کے راکٹ بھی استعمال کئے جائیں گے جو برطانوی ساخت کے راکٹوں کے نمونوں پر بنائے گئے ہیں۔ (استار)

لبنانی وزیر اعظم کا مشن

قاہرہ ۱۰ رمئی:۔ اخبار "المصری" رقمطراز ہے کہ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا کے بیان کے مطابق لبنانی وزیر اعظم ریاض الصلح اپنے موجودہ مشن پورا ہونے کے بعد بغداد سے قاہرہ واپس نہیں آئیں گے اس کے بجائے وہ عراقی حکومت کے ساتھ بحث و تحیص

ظاہر شاہ کے لئے برطانوی جراح

لندن ۱۰ رمئی:۔ ایک برطانوی سرجن سر ہنری ہالینڈ برطانیہ سے کابل روانہ ہونے والے ہیں۔ وہ ۴۰ سال تک کوئٹہ مشن اسپتال کے انچارج رہ چکے ہیں۔ وہ شاہ محمد ظاہر شاہ کا علاج کرینگے۔ جنہیں آنکھوں کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے۔ سر ہنری کی عمر ۶۷ سال ہے وہ گذشتہ سال ریٹائر ہو چکے ہیں۔ (استار)

زمین کی ہیرا پھیری کرنے والے متوجہ ہوں

لاہور ۱۰ رمئی۔ صوبہ مغربی پنجاب میں ان اشخاص کے حق میں زمین کی منتقل الاٹمنٹ نہیں ہوگی جنہوں نے یکم نومبر ۱۹۴۸ء کے بعد عارضی الاٹمنٹیں حاصل کر لی تھیں۔ ان کے مطالبات پر ان اشخاص کی طرح غور کیا جائے گا۔ جنہیں ابھی تک زمین الاٹ نہیں ہو سکی۔ حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ اس لئے کیا ہے۔ کہ بعض اشخاص نے مشکوک طریقے سے بعض ایسے دیہات میں چھوٹے چھوٹے سے قطعات زمین الاٹ کرانے کی کوشش کی ہے۔ جہاں وہ مستقل الاٹمنٹ کی سکیم میں پہلے درجہ کی الاٹیوں میں شمار ہونا چاہتے ہیں اس کے علاوہ دوسرے اشخاص جو ۸۰ ایکڑ زمین الاٹ کرانے کی طرف یا تو متوجہ نہ ہوئے یا جو قواعد کے تحت کے الاٹمنٹ کے مستحق نہیں تھے۔ انہوں نے بھی متذکرہ مقصد کی خاطر تھوڑی زمین کی الاٹمنٹ کے لئے کوشش کی۔

لاہور ۱۰ رمئی۔ سال ۱۹۴۸-۴۹ء کی فصل گندم کے حقوق ضلع گوجرانوالہ کی منڈیوں کے ٹھیکیداروں کو حاصل تھے۔ انہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گوجرانوالہ نے منڈی کنٹرول حصول غلہ سے متعلق حکمنامہ ۱۹۴۹ء کے تحت فوری طور پر منسوخ کر دیا ہے (سرکاری اطلاع)

اجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

جلال خان۔ فتح محمد۔ خوشی محمد و امام الدین پسران کرم الٰہی قوم جٹ سکنہ حمین ضلع گجرات

بنام

جگن ناتھ متبنےٰ گوبند سہائے و مسماۃ جاگ ونتی بیوہ گوبند سہائے اقوام کھتری سکنہ گجرات حال مشرقی پنجاب

واگذاری اراضی مرہونہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہم چونکہ مشرقی پنجاب چلے گئے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار بذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۲۰/۵/۴۹ کو پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کاروائی خلاف ضابطہ عمل میں لائی جائے گی

۲/۵/۴۹

دستخط حاکم

مہر عدالت

سابق سٹیل کنٹرولر مغربی پنجاب کے خلاف مقدمہ نمبر ۲ کی سماعت ختم ہو گئی

مبینہ الزام کی تحقیقات سپیشل عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر ہے

(سٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۱۰ مئی۔ حکومت پاکستان کے سپیشل جج خان بہادر آغا محمد باقر نے آج سردار محمد خاں قلوی سٹیل کنٹرولر مغربی پنجاب (معطل) کے خلاف (قربانوردی کے) مقدمہ نمبر (۲) میں انہیں اس بنا پر ڈسچارج کر دیا کہ تقسیم سے قبل کے الزامات کی چھان بین عدالت ہذا کے دائرہ اختیارات سے باہر ہے۔

آج وکیل استغاثہ نے چوہدری نذیر احمد خاں وکیل صفائی کے اس اعتراض کو درست تسلیم کرتے ہوئے کہ ۱۹۴۸ء کے ایکٹ ۱۰ کی دفعہ ۲ (۲) کی رو سے سپیشل جج مقدمہ کی سماعت کا مجاز نہیں ہے مقدمہ واپس لے لینے کی درخواست کی۔ لیکن عدالت نے اس بنا پر کہ مقدمہ حکومت پاکستان کی منظوری کے بغیر واپس نہیں لیا جا سکتا۔ اس درخواست کو منظور نہ کیا۔ بلکہ وکیل سرکار کو الزام کے صرف اس حصے کے متعلق شہادت پیش کرنے کی ہدایت کی جو تقسیم کے بعد کے واقعات سے متعلق تھا۔ مستغاثہ نے کہا کہ ایک مقدمہ کے دونوں حصے ایک دوسرے سے وابستہ تھے اور ان کو علیحدہ علیحدہ صورت میں پیش کرنا ممکن نہ تھا۔ اس لئے سرکاری وکیل نے اپنی طرف سے بحث کو مزید جاری رکھنے سے معذوری کا اظہار کیا۔ چنانچہ عدالت نے ملزم کو مقدمہ نمبر (۲) میں یہ کہتے ہوئے رہا کر دیا کہ اس الزام کی تحقیقات عدالت ہذا کے دائرہ اختیارات سے باہر ہے۔

شاہ فیصل کی عربی کی تعلیم کا انتظام

لنڈن ۹ مئی۔ عراق کے شاہ فیصل جو ہیرو سکول میں داخل ہوئے ہیں۔ عربی اور اسلامی تعلیم بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رکھیں گے۔ ہیرو سکول وہی سکول ہے جہاں ان کے والد شاہ غازی نے تعلیم حاصل کی تھی۔

ان کے عربی کے استاد ڈاکٹر خالد الہاشمی ہفتہ میں چار مرتبہ ہیرو جایا کریں گے اور شاہ کے اے ڈی سی کرنل علاء الدین محمود سکول کے قریب رہائش اختیار کریں گے۔ شاہ کے ڈاکٹر ان کی صحت سے پوری طرح مطمئن ہیں۔ گذشتہ سال برف پر کھیلنے کی وجہ سوئٹزرلینڈ میں انکو ایک حادثہ پیش آیا جس سے ان کی ٹانگ زخمی ہو گئی تھی اب وہ پوری طرح سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ (اسٹار)

۳۱ مئی تک ضمانتیں جمع کرائیے

لاہور ۱۰ مئی۔ ان پاکستانی عوام کو جو مشرقی پنجاب میں غلے کے بیوپاری۔ ٹریڈرز۔ آڑھتی۔ ایسوسی ایشنوں اور غلہ کی متروک فروخت سنٹرز کمیٹیوں کے حصہ دار یا ایجنٹ تھے مطلع کیا جاتا ہے کہ کنٹرولر آف اکاؤنٹس مغربی پنجاب۔ نیو بلڈنگ بالمقابل سول سیکرٹریٹ لاہور کے پاس اپنی جمع رقوم اور ضمانتوں وغیرہ کے لئے زیادہ سے زیادہ ۳۱ مئی ۱۹۴۹ء تک کسی دستاویزی ثبوت اگر کوئی ہو کے ہمراہ اپنے دعاوی پیش کریں۔ اس تاریخ کے بعد موصول ہونے والے دعاوی پر غور نہیں کیا جائے گا۔ (سرکاری اطلاع)

برطانوی تجارتی مشن کا عزم پاکستان

لنڈن ۱۰ مئی۔ سرکاری طور پر ایک برطانوی تجارتی مشن کے پاکستان جانے کی اطلاع کے متعلق آج بورڈ آف ٹریڈ کی تصدیق نہ حاصل ہو سکی۔ ایک ترجمان نے ظاہر کیا کہ اس قسم کے تجارتی مشن دولت مشترکہ کے ملکوں کے درمیان نہیں بھیجے جاتے بعد کبھی اقتصادی تبادلوں کے لئے ایک مستقل نظام قائم ہے۔ اور برطانیہ اور پاکستان کے درمیان ایک مشترکہ مشاورتی کمیٹی کے توسط سے مذاکرات ہوتے ہیں۔ اس کمیٹی کا وقتاً فوقتاً اجلاس ہوتا رہتا ہے۔ اگر سرکاری طور پر تجارتی مشن بھیجنے کی کوئی تجویز نہیں ہے۔ تو غالباً یہ پرائیویٹ طور پر بھی کوئی تجارتی مشن روانہ نہیں کیا جائے گا۔ (اسٹار)

مشرق اردن میں عرب پناہ گزینوں کا شہر

عمان ۹ مئی۔ ۲۱ ہزار افراد پر مشتمل عرب پناہ گزینوں کا ایک شہر غیر صحت بخش وادی اردن سے منتقل کر کے ۲ میل شمال میں بسایا جائے گا۔

شبیع شمیب نامی یہ شہر سطح سمندر سے ایک ہزار فٹ نیچے ہے۔ صلیب احمر کے کارکن انتہائی شدید گرمی میں بیماری سے جنگ کر رہے ہیں اور بیماری کو پھیلنے سے روک رہے ہیں۔

اندازہ ہے کہ اس انتقال پر ۷۵ ہزار پونڈ لاگت آئے گی۔ برطانوی صلیب احمر اس کے لئے ۵۰ ہزار پونڈ فراہم کر چکی ہے۔ پناہ گزین خیموں اور تمام املاک کے ساتھ یہ سفر لاری پر کریں گے۔ اندازہ ہے کہ ایک لاری دو خاندانوں اور ان کے سامان کو لے جائے گی۔

صلیب احمر کے مددگاروں کی تعداد بڑھانے کی بھی کوشش کی جا رہی ہے اور ادویہ اور دوسرے طبی سامان کی شدید قلت کو دور کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ یہاں کئی بار استفاقی کی نابالی ہیں۔ (اسٹار)

برما کی امداد کے سلسلے میں برطانیہ، پاکستان اور ہندوستان کا متوقع بیان بدھ کو شائع ہو گا!

لنڈن ۱۰ مئی۔ رنگون میں ہفتہ کے روز پاکستان اور ہندوستان اور برطانیہ کے برما کی امداد کرنے کے فیصلہ کے اعلان کی وجہ سے حکومت کے حلقوں میں کافی خلفشار پیدا ہو گیا ہے۔ اس بات پر عام اتفاق پیدا ہو گیا تھا کہ بیان متفقہ طور پر بیک وقت دیا جائے گا۔

اس وقت تک بیان کی شکل پر کراچی۔ دہلی اور وائٹ ہال کے درمیان اتفاق نہیں ہو سکا۔ لیکن اس کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔ بہت ممکن ہے کہ اب یہ بیان بدھ کو جاری کیا جائے گا۔

یہ بات معلوم ہے کہ مسٹر لیاقت علی خاں، مسٹر نہرو اور مسٹر ایٹلی نے دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس کے دوران میں برما کے موضوع پر بحث و تمحیص کی تھی اور یہ ایک معاہدہ اصولی طور پر ہو گیا تھا اس معاہدہ کی اطلاع نمائندوں کے توسط سے تھاکن نو کو دیدی گئی تھی۔ اور ان کا ردعمل موافق تھا مگر حکومت نے اپنے اعلانیہ میں یہ بیان کیا تھا کہ مجوزہ امداد غیر مشروط طور پر ہے اور یہ درست ہے کیونکہ برما حکومت کی امداد کی درخواست موصول ہونے کے بعد تینوں میں سے کسی حکومت نے بھی کوئی شرائط نہیں لگائی تھیں۔ لیکن جس بات کی وہ خواہشمند تھیں۔ وہ یہ تھی کہ اس بات کا یقین دلایا جائے کہ اگر کوئی امداد برما کو حاصل ہوتی ہے تو اسے ضائع نہیں کیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ تھاکن نے یہ یقین دلا دیا تھا۔ (اسٹار)

لنکا کے گورنر جنرل

کولمبو ۱۰ مئی۔ لنکا کے نئے گورنر جنرل لارڈ سولبری ۲۴ جون کو انگلستان سے روانہ ہوں گے اور اپنے نئے عہدہ پر فائز ہونے کے لئے ۱۲ جولائی تک "آرکیڈیس" نامی جہاز سے کولمبو پہنچ جائیں گے۔

موجودہ گورنر جنرل سر ہنری مور ۲۹ جون کو لنکا سے روانہ ہوں گے اور عبوری دور میں چیف جسٹس مسٹر ڈی ایم اے ایل ویجے وار دینا گورنر جنرل کی حیثیت سے کام کریں گے۔ (اسٹار)

مختصر لیکن اہم

قاہرہ ۱۰ مئی۔ ایک غیر مصدقہ خبر کی رو سے عراق کے وزیر اعظم نوری السعید پاشا اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ باخبر عرب حلقوں نے اس خبر کو غلط جانا ہے۔ (اسٹار)

دمشق ۱۰ مئی۔ قاہرہ کے پاکستانی سفارت خانے نے شام کی وزارت خارجہ کو اطلاع دی ہے کہ حکومت پاکستان شام سے پرواز کا معاہدہ کرنے پر راضی ہو گئی ہے۔ (اسٹار)

بمبئی ۱۰ مئی۔ کل صبح جہازی گودیوں میں کام کرنے والے چار ہزار مزدوروں نے پولیس ایکشن کے خلاف احتجاج کے طور پر ہڑتال کر دی۔ یہ پولیس ایکشن کمیونسٹ مظاہرین کے خلاف کیا گیا تھا۔

کلکتہ ۱۰ مئی۔ آج اڑھائی سو ڈرائیوروں اور کنڈکٹروں کے ہڑتال کر دینے کی وجہ سے سارا دن ہوڑہ میں ٹرام سروس بند رہی۔ مزدوروں کو کام کے وقت میں اضافہ منظور نہ تھا۔

رنگون ۱۰ مئی (اے پی ایس) ایک ہندوستانی بنک نے برما کی حکومت کو دو کروڑ روپے کا قرضہ دیا ہے تاکہ یہ حکومت کلکتہ میں چاول کی بوریاں خرید سکے۔

جلے ہوئے اداروں کے ٹھیکیدار توجہ کریں

لاہور ۱۰ مئی۔ جن اشخاص کو کسٹوڈین جائیداد متروکہ مغربی پنجاب نے نقصان رسیدہ۔ نامکمل اور جلے ہوئے متروکہ سینما۔ تجارتی ادارے اور صنعتی جائیدادیں ٹھیکہ پر دی ہوئی ہیں۔ انہیں چاہیے کہ کسٹوڈین کے پاس مقررہ فارموں پر درخواستیں کریں اور اپنی الاٹمنٹ کی تجدید کے لئے حسب معمول فیس جمع کرا دیں۔ انہیں بین المستعمراتی معاہدہ کے ماتحت زیادہ سے زیادہ عرصہ کے لئے ٹھیکوں پر بحال رکھا جائے گا۔ بشرطیکہ ان کے خلاف ٹھیکہ جات کے حصول میں مختلف الاٹمنٹیں یا ناجائز کارروائی وغیرہ ایسی کوئی وجہ موجود نہ ہو۔

یاد رہے کہ کسٹوڈین جائیداد متروکہ نے یہ ٹھیکے مہاجر اور غیر مہاجر اشخاص کو ان شرائط پر ایک سال کے عرصہ کیلئے دئیے تھے کہ وہ مذکورہ جائیدادوں کو گرہ سے روپیہ خرچ کر کے آباد کریں گے۔ (سرکاری اطلاع)

لاہور ۱۰ مئی۔ مغربی پنجاب کے فنانشل کمشنر مسٹر اختر حسین نے آج ایک بیان میں بتایا کہ مشرقی پنجاب کپور تھلہ اور دیگر ریاستوں سے آنے والے مالکان اراضی اور موروثی کاشتکاروں کو ان کی ملکیت کے مطابق زمینیں دی جائیں گی۔ آپ نے کہا مالکوں اور موروثیوں کو کم سے کم زمین ۵ سے ۸ ایکڑ تک اور بڑے مالکوں کو زیادہ سے زیادہ دو مربعے یا ۵۰ ایکڑ تک زمین دی جائے گی۔ مہاجرین کو مرضی کی جگہوں پر آباد ہونے کے ...

انہیں اجازت ہو گی کہ باہمی رضامندی سے تبادلہ کر لیں لیکن حکومت اس امر کا خیال رکھے گی کہ کسی شخص کو اس کی مرضی کے خلاف کسی جگہ سے نہ اٹھایا جائے۔